فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

بروز بدھ

فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۱۴ محرم ۱۳۹۲ھ ، یکم امان ۱۳۵۱ ہش ، یکم مارچ ۱۹۷۲ء	نمبر ۴۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو شخص بھی پاک دل ہو کر خدا کے حضور جاتا ہے خدا اُس پر ضرور اپنا فضل نازل کرتا ہے

شرط صرف یہ ہی کہ اپنے اندر سچّی تبدیلی پیدا کرو اور اپنے تئیں خدا کے مناسب حال بناؤ

"بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور رونے دھونے سے کچھ نہیں ملتا۔ یہ خیال بالکل غلط اور باطل ہے، ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اُس کے صفاتِ قُدرت و تصرّف پر ایمان نہیں رکھتے۔ اگر ان میں حقیقی ایمان ہوتا تو وہ ایسا کہنے کی جُرأت نہ کرتے۔ جب کبھی کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حضور آیا ہے اور اُس نے سچّی توبہ کے ساتھ رجوع کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اُس پر اپنا فضل کیا ہے۔ یہ کسی نے بالکل سچ کہا ہے ؎

عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نہ کرد ❊ اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست

خدا تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ تم اُس کے حضور پاک دل لے کر آجاؤ۔ صرف شرط اتنی ہے کہ اس کے مناسب حال اپنے آپ کو بناؤ اور وہ سچّی تبدیلی جو خدا تعالیٰ کے حضور جانے کے قابل بنا دیتی ہے اپنے اندر کر کے دکھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میں عجیب در عجیب قُدرتیں ہیں اور اس میں لا انتہا فضل و برکات ہیں مگر ان کے دیکھنے اور پانے کے لئے محبّت کی آنکھ پیدا کرو۔ اگر سچّی محبّت ہو تو خدا تعالیٰ بہت دُعائیں سُنتا ہے اور تائیدیں کرتا ہے۔ لیکن شرط یہی ہے کہ محبّت اور اخلاص خدا تعالیٰ سے ہو۔ خدا کی محبّت ایک ایسی شئے ہے جو انسان کی سفلی زندگی کو جلا کر اُسے ایک نیا اور مصفّٰی انسان بنا دیتی ہے۔ اس وقت وہ وہ کچھ دیکھتا ہے جو پہلے نہیں دیکھتا تھا۔ اور وہ وہ کچھ سُنتا ہے جو پہلے نہیں سُنتا تھا۔ غرض خدا تعالیٰ نے جو کچھ فائدہ فضل و کرم کا انسان کے لئے تیار کیا ہے اس کے حاصل کرنے اور اس سے فائدہ اُٹھانے کے لئے استعدادیں بھی عطا کی ہیں۔ اگر وہ استعدادیں تو عطا کرتا لیکن سامان نہ ہوتا تب بھی ایک نقص تھا۔ یا اگر سامان تو ہوتا لیکن استعدادیں نہ ہوتیں تو کیا فائدہ تھا مگر نہیں یہ بات نہیں ہے۔ اس نے استعداد بھی دی اور سامان بھی مہیّا کیا۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اوّل)

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۲۹ تبلیغ - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۸ تبلیغ کی رپورٹ مظہر ہے کہ :-

حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کیلئے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں

ربوہ - ۲۹ تبلیغ - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اب بہتر ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کے لئے بھی التزام کے ساتھ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے اور تا دیر آپ کو سلامت رکھے۔ آمین

میرے والد محترم مولوی تاج الدین صاحب لائلپوری سابق ناظم دارالقضاء ایک عرصہ سے بہت بیمار ہیں کمزوری دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ یادداشت پر بھی بہت اثر ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطاء فرمائے۔ آمین

(مبشر احمد لائل پور)

ایمان کی حفاظت کا ذریعہ

"مجالس (انصار اللہ) میں شامل ہونا در حقیقت اپنے ایمان کی حفاظت کرنا اور اُن ذمّہ داریوں کو ادا کرنا ہے جو خدا اور اُس کے رسولؐ کی طرف سے ہم پر عائد ہیں۔ اور خدا اُس کے رسولؐ نے جو احکام دیئے ہیں اُن کے نفاذ اور اجرا میں حصّہ لینا صرف مَیں فرض نہیں بلکہ ہر شخص کا فرض ہے۔"

(حضرت مصلح موعودؓ)

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

احمدی ڈاکٹر توجّہ فرمائیں

محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اُس نے اپنے پیارے خلیفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جاری فرمودہ نصرت جہاں "آگے بڑھو" پروگرام کو اپنوں اور غیروں میں بے پناہ مقبولیت دی ہے نائیجیریا، غانا، سیرالیون اور گیمبیا میں ۱۴ ڈاکٹروں نے کام شروع کر دیا ہے۔

ان ڈاکٹروں کے شاندار نتائج کو دیکھتے ہوئے افریقہ سے مزید ڈاکٹروں کا مطالبہ بڑی شدت سے ہو رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش ہے کہ اب وہاں ایسے ڈاکٹر بھجوائے جائیں جو ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ہوں اور سرجری کا کچھ تجربہ بھی رکھتے ہوں۔

پس ایسے احمدی ڈاکٹر صاحبان جہاں بھی ہوں' اندرونِ پاکستان یا بیرونِ پاکستان' وہ اپنے کوائف سے فوراً ہمیں اطلاع دیں، اگر بیرونِ پاکستان رہنے والے ڈاکٹروں کے رشتہ دار ہمیں اُن کے ایڈریس بھجوا دیں تو ہم اُن کے ممنون ہوں گے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم امان ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حصولِ رضائے الٰہی کا اصل اور سچّا ذریعہ

ایک حقیقی مومن کی سب سے بڑی خوشی اور سب سے بڑا انعام یہ ہے کہ اُس کا خدا اُس سے راضی ہو جائے۔ وہ اِس خوشی سے ہمکنار ہونے اور اِس انعام سے سرفراز ہونے کی خاطر خدا کی راہ میں ہر دُکھ، ہر تکلیف اور ہر مصیبت کو ہنسی خوشی برداشت کرتا ہے۔ اور اپنی اِس خوشی اور اِس انعام کے طفیل دُکھوں، تکلیفوں اور مصائب کو برداشت کرتے وقت بھی وہ دم نقد بہشت میں ہوتا ہے اِس لئے کہ اسے اطمینانِ قلب کی دولت حاصل ہوتی ہے اور اطمینانِ قلب ثمرہ ہوتا ہے رضائے الٰہی کے حصول کا۔

اِس سب سے بڑی خوشی اور اِس سب سے بڑے انعام کے حاصل کرنے میں جسے رضائے الٰہی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے سب سے اُونچا اور سب سے ارفع و اعلیٰ مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے جنہیں خود خدائے ذوالعرش نے مخاطب کرکے یہ بشارت دی کہ:-

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝
فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۝ وَادْخُلِي جَنَّتِي ۝ (الفجر آیات ۲۸ تا ۳۱)

اِس سب سے بڑی خوشی اور اِس سب سے بڑے انعام کے حاصل کرنے میں سب سے اُونچا سب سے ارفع و اعلیٰ مقام آپؐ کو کیوں حاصل نہ ہو جبکہ آپؐ کی ہر حرکت و سکون صرف اور صرف اللہ ہی کے لئے تھی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ:-

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝
لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ۝ (انعام آیات ۱۶۳/۱۶۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں آنحضورؐ ہی کی پیروی اور اتباع کی برکت سے آنحضورؐ کے صحابہ کرامؓ کو بھی علیٰ قدرِ مراتب یہ خوشی اور یہ انعام ملا اور خود خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کی تصدیق کی جیساکہ صحابہؓ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ (التوبہ آیت ۱۰۰)

یہ سب سے بڑی خوشی اور سب سے بڑا انعام، اگر مومنوں کو بھی مل سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اوّل تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع اختیار کریں جیساکہ خود خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے کہلایا کہ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ (آل عمران آیت ۳۲) یعنی اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اِس صورت میں اللہ بھی تم سے محبت کرے گا۔

دوسرے ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کے نقشِ قدم پر چلیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صرف صحابہؓ کو ہی یہ بشارت نہیں دی کہ خدا ان سے راضی ہوا بلکہ ان کو بھی جنہوں نے صحابہؓ کے قدم بہ قدم چل کر اِس بشارت سے نوازا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ (التوبہ آیت ۱۰۰) یعنی جو مہاجرین اور انصار میں سے سبقت لے جانے والے ہیں اور وہ لوگ جو کہ کامل اطاعت دکھاتے ہوئے ان کے پیچھے چلے اللہ اُن سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔

اصل پیروی اور اتباع تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ضروری ہے جس کے بغیر رضائے الٰہی کا حصول ممکن ہی نہیں ہے لیکن اِس کے ساتھ صحابہؓ کے نقشِ قدم پر چلنا اِس لئے ضروری قرار دیا تاکہ مومنوں کو اتباعِ نبویؐ کے معیار کا پتہ لگ سکے اور وہ اتباعِ نبویؐ میں اُس معیار کو پا سکیں جو صحابہ کرامؓ کا طرّۂ امتیاز تھا۔ پس رضائے الٰہی کے حصول کے لئے اُس رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ضروری ہے جس رنگ میں کہ صحابہ کرامؓ نے آنحضورؐ کی اتباع کی اور اطاعت کے جذبہ کو اَوجِ کمال تک پہنچایا۔

یہ ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور آنحضورؐ کے صحابہ کرامؓ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق انسان از خود حاصل نہیں کر سکتا۔ اِس توفیق کا ملنا اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے اور حصولِ فضل کا ذریعہ دُعا ہے۔ جو بھی چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اُسے حاصل ہو اُس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور حصولِ رضائے الٰہی کے لئے مسلسل دُعائیں مانگتا رہے۔ اِن دُعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں اسے صحابہ کرامؓ کے نقشِ قدم پہ چلتے ہوئے حسب استعداد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کی توفیق ملے گی اور اِس کامل اتباع کا نتیجہ یہ ہو گا کہ خدا تعالیٰ اپنے ایسے بندے کو اپنی رضا سے اِس رنگ میں نوازے گا کہ خود اُس سے محبّت کرنے لگے گا۔ اِسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حصولِ رضائے الٰہی کے ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کے ساتھ ساتھ دُعا کی اہمیت پہ خاص زور دیا ہے۔ چنانچہ پہلے حضور علیہ السلام صحابہ کرامؓ کے نقشِ قدم پہ چلنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور کامل اطاعت بجا لانے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"صحابہ کرام نے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولؐ کی راہ میں وہ صدق دکھلایا کہ انہیں رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ کی آواز آگئی۔ یہ اعلیٰ درجہ کا مقام ہے جو صحابہؓ کو حاصل ہوا یعنی اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔ اِس مقام کی خوبیاں اور کمالات الفاظ میں ادا نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جانا ہر شخص کا کام نہیں بلکہ یہ توکّل، تبتّل اور رضا و تسلیم کا اعلیٰ مقام ہے جہاں پہنچکر انسان کو کسی قسم کا شکوہ شکایت اپنے مولیٰ سے نہیں رہتا۔ اور اللہ تعالیٰ کا اپنے بندہ سے راضی ہونا یہ موقوف ہے بندے کے کمال صدق و وفاداری اور اعلیٰ درجہ کی پاکیزگی اور طہارت اور (اللہ اور رسولؐ) کی کمال اطاعت پر جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہؓ نے معرفت اور سلوک کے تمام مدارج طے کر لئے تھے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۳۹ و ۱۴۰)

اور پھر حضور علیہ السلام صحابہ کرامؓ کے نقشِ قدم پہ چلنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کے ذریعہ رضائے الٰہی حاصل کرنے کے تعلق میں دُعا کی بنیادی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"مگر یہ سچ ہے کہ یہ مقام (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کے ذریعہ حصولِ رضائے الٰہی کا مقام) انسان کی اپنی قوت سے نہیں مل سکتا۔ ہاں اِس میں کلام نہیں کہ انسان کا فرض ہے کہ مجاہدات کرے، لیکن اِس مقام کے حصول کا اصل اور سچّا ذریعہ دُعا ہے۔ انسان کمزور ہے، جب تک دُعا سے قوت اور تائید نہیں پاتا۔ اِس دشوار گزار منزل کو طے نہیں کر سکتا۔ .... جو شخص کثرت سے دُعاؤں میں لگا رہتا ہے وہ آخر اِس فیض کو کھینچ لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ہو کر اپنے مقاصد کو پا لیتا ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۱۲)

اِسی پر بس نہیں حضور علیہ السلام نے سب سے عمدہ اور سب سے اعلیٰ دُعا اُس دعا کو قرار دیا ہے جو حصولِ رضائے الٰہی کیلئے کی جائے چنانچہ حضور فرماتے ہیں:-

"سو نمازوں میں قرآن اور ماثورہ دعاؤں کے بعد اپنی ضرورتوں کو بر رنگ دُعا اپنی زبان میں خدا تعالیٰ کے آگے پیش کرو تاکہ آہستہ آہستہ تم کو حلاوت پیدا ہو جائے۔ سب سے عمدہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی اور گناہوں سے نجات حاصل ہو۔ کیونکہ گناہوں سے ہی دل سخت ہو جاتا اور انسان دنیا کا کیڑا بن جاتا ہے۔ ہماری دُعا یہ ہونی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو جو دل کو سخت کر دیتے ہیں، دُور کرے اور اپنی رضامندی کی راہ دکھلاوے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۹)

پس حصولِ رضائے الٰہی کا اصل اور سچّا ذریعہ دُعا ہی ہے۔ دُعا ہی کے ذریعہ انسان کو صحابہ کرامؓ کے نقشِ قدم پر چلنے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع و پیروی کرنے اور اس طرح رضائے الٰہی حاصل کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ دُعا سے بے نیاز ہو کر کوئی شخص بھی محض اپنی کوشش اور اپنی قوّت کے بل پر یہ مقام حاصل نہیں کر سکتا۔

شیخ شد فرزانہ و دیوانہ من
رقصاں او در شہر در ویرانہ من
یک نگاہِ مست بر من کرد دوست
بادہ من پیمانہ من میخانہ من

تنویر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام کے ایک نئے باب کا آغاز

"نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام" اور اس کے خوش کن نتائج

محمد اجمل شاہد

افریقہ میں اسلام کا مستقبل

جماعت احمدیہ تقریباً گذشتہ نصف صدی سے براعظم افریقہ میں برسرِ عمل ہے۔ اس عرصہ میں جماعت کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا جو شاندار کام ہوا ہے اس کی بناء پر یہ بجا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ آئندہ سرزمین افریقہ میں اسلام ہی وہ واحد مذہب ہوگا جو ان بلالی اقوام پر حکمرانی کر رہا ہوگا۔ افریقہ میں تبلیغ اسلام کی مہم حضرت مصلح موعودؓ نے شروع فرمائی تھی اور آپ کی زندگی میں یہ بیج ایک عظیم تناور درخت کی صورت اختیار کر گیا تھا اور خلافت ثالثہ کے مبارک عہد میں اس کے شیریں اثمار ظاہر ہونا شروع ہوئے اور اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا مغربی افریقہ کا بنفس نفیس ۱۹۷۰ء کا دورہ ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ دورہ اپنی گوناگوں برکات و افضال اور اپنے دوررس نتائج کے لحاظ سے غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں سرزمین افریقہ میں تبلیغ اسلام کے ایک شاندار باب کا آغاز ہوا ہے جس کے خوشکن نتائج اس امر کی غمازی کر رہے ہیں کہ بہت جلد افریقی اقوام اسلام سے ہمکنار ہو کر دینی و دنیوی ترقیات سے مالا مال ہوں گی۔

دوررس نتائج سے معمور دورہ

اس دورہ کے دوران جب حضور سیرالیون تشریف لے گئے تو وہاں کے گورنر جنرل نے حضور سے کہا کہ:

"آپ کی یہاں آمد ہمارے لئے باعث برکت ہے۔"

واقعی حضور کا یہ دورہ بہت بابرکت ثابت ہوا اور وقت گزرنے کے ساتھ اس کی برکات کا دامن وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔

مغربی افریقہ کے اس دورہ کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک طرف تو ان ممالک کے حالات اور جماعت احمدیہ کی گذشتہ پچاس سالہ ترقیات کا جائزہ فرمایا اور دوسری طرف خود وہاں کے باشندے امام جماعت احمدیہ کے پہلی بار ورود باسعود سے مشرف ہوئے۔ ان کی دیرینہ دعائیں بار آور ہوئیں اور ان کی تمنائیں بر آئیں۔ انہوں نے حضور کی زیارت اور ملاقات سے اپنی روحانی تسکین کے سامان پیدا کئے۔ چنانچہ حضور نے دورہ کی واپسی کے بعد اس کا اظہار خود بھی فرمایا

"جماعت احمدیہ کی قریباً اسّی سالہ تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے اور آپ لوگوں کی زندگیوں میں بھی یہ پہلا موقع ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ محبوب مہدی جو امت محمدیہ میں واحد و یکتا ہے ..... آج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس محبوب کا ایک خلیفہ تمہارے درمیان موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ توفیق عطا کی کہ تم اسے دیکھو۔ تم اس سے باتیں کرو اور تم اس کی باتیں سنو۔ تم اس کے وجود اور اس کے کلمات سے برکات حاصل کرو۔"

(الفضل ۱۵ اخاء/وفا ۱۳۴۹ ہش مطابق ۱۵ جولائی ۱۹۷۰ء)

ایک نئی سکیم — نئے سنہری باب کا آغاز

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغربی افریقہ کے ممالک میں جو حالات مشاہدہ فرمائے اس کی بناء پر حضور نے وہاں سے واپسی پر ان علاقوں میں تبلیغی مہم کو کامیاب و کامران اور جلد نتیجہ خیز بنانے کے لئے کئی اقدامات فرمائے اور خاص طور پر وہاں کی ضروریات اور نئی نسل کو دہریت اور عیسائیت کی گرفت سے بچانے کے لئے تعلیمی مراکز اور طبی سنٹرز کے وسیع پیمانہ پر قیام کے لئے "نصرت جہاں آگے بڑھو" پروگرام کا اجراء فرمایا اور اس کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کا قیام فرمایا۔ اگرچہ جماعت احمدیہ نے اپنے قیام کے وقت سے ہی وہاں کی تعلیمی اور طبی ضروریات کو اپنے پیش نظر رکھا اور اس کے لئے بیش بہا خدمات سرانجام دیں جس کا اعتراف وہاں کے مقتدر زعماء نے بارہا برملا کیا۔ چنانچہ سیرالیون کے سابق نائب وزیر اعظم اور وزیر آبادکاری مسٹر کمانڈے بورے نے کہا تھا۔

"خدمت خلق کا جذبہ ان کے ہر کام اور سکیم میں نمایاں نظر آتا ہے تعلیمی لحاظ سے اس ملک کے سینکڑوں بچے انکے سکولوں میں پڑھ کر اور ان کے زیر تربیت رہ کر بہترین شہری بن چکے ہیں۔"

سرزمین افریقہ میں تبلیغی مساعی کے آغاز سے ہی جماعت احمدیہ نے تعلیمی ادارے قائم کئے اور بعد میں طبی مراکز بھی کھول دئے گئے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان ممالک میں عیسائیت نے اپنا نفوذ زیادہ تر تعلیمی اداروں اور طبی مراکز کے ذریعہ ہی کیا تھا اور یہ میدان ان کے لئے بلامقابلہ خالی تھا۔ اس لئے جماعت احمدیہ کے لئے ان سے اس لحاظ پر مقابلہ ناگزیر تھا۔ اگرچہ جماعت کے وسائل اور ذرائع بہت محدود اور کم تھے مگر بفضلہ تعالیٰ اس کے نتائج نہایت ہی خوشکن اور شاندار تھے کیونکہ اس کے ذریعہ کاروان اسلام کو تیزی نصیب ہوئی اور عیسائیت کی ترقی رک گئی۔ مگر یہ حقیقت اپنی جگہ تھی کہ یہ کام بہت محدود پیمانہ پر تھا اور حالات کا تقاضا اور ان لوگوں کا مطالبہ کہیں بڑھ کر تھا۔ چنانچہ بالآخر حضور کے دورہ کے نتیجہ میں اس کمی کے ازالہ کا وقت بھی آپہنچا اور اس طرح سرزمین افریقہ میں درحقیقت تبلیغ اسلام کے ایک سنہرے دور کا آغاز ہوا۔

تعلیمی اور طبی مراکز کا قیام

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ایک طرف تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ میں مغربی افریقہ کے ان ممالک میں اس امر کو بڑی شدت سے محسوس کیا کہ جماعت احمدیہ نے تعلیمی اور طبی میدان میں جو کام کیا ہے اس میں وسعت کی ضرورت ہے کیونکہ اس کمی کو دور کئے بغیر تبلیغ اسلام کے کام میں تیزی پیدا نہیں ہو سکتی اور دوسری طرف خود خدا تعالیٰ نے حضور کے دل میں بڑے زور سے یہ تحریک پیدا کی کہ یہ وقت ہے کہ ان ممالک میں کم از کم ایک لاکھ پونڈ خرچ کر دیا جائے فرماتے ہیں۔

"گیمبیا میں ایک دن اللہ تعالیٰ نے بڑی شدت سے میرے دل میں یہ ڈالا کہ یہ وقت ہے کہ تم کم سے کم ایک لاکھ پونڈ ان ملکوں میں خرچ کرو اور اس میں اللہ تعالیٰ بہت برکت ڈالے گا۔"

خدا تعالیٰ کے اس منشاء کے مطابق حضور نے جماعت کے سامنے چندہ کی تحریک فرمائی جس میں خدا تعالیٰ نے غیر معمولی برکت کے سامان پیدا کئے اور جماعت نے لاکھوں روپیہ اپنے امام کے حضور پیش کر دیا اور اس طرح اس چندہ کے مصرف کے متعلق حضور نے جو منصوبہ تیار کیا اس کے مطابق آپ نے فرمایا۔

"میں افریقہ کے ان ممالک سے جو فوری وعدہ کر کے آیا ہوں وہ ۳۰ ہسپتال کھولنے کا ہے جسے ہم میڈیکل سنٹر کہتے ہیں اور قریباً ۷۰ ہائی سکول ان ممالک میں بنانے ہیں۔" (الفضل ۵ جولائی ۱۹۷۰ء)

اسی طرح فرمایا۔

"میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کو دعاؤں کے ساتھ اور تدبیر سے یہ توفیق مانگنی چاہیئے کہ ہم کم از کم تیس سیکنڈری سکول اس سال کے اندر اندر کھول دیں یہ کام بڑا ضروری ہے ..... یہ مسئلہ اتنا اہم ہے کہ آپ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے نوجوانوں کے دل میں اور ہمارے بزرگ ڈاکٹروں کے دل میں اس خدمت کے لئے کھول دے اور تیار کر دے اور ان کے دل میں خدمت کا جذبہ پیدا کر دے۔"

(الفضل ۲۴ جولائی ۱۹۷۰ء)

افریقہ میں خدمت اسلام کے اس نئے محاذ کے لئے حضور کی تحریک پر سینکڑوں ڈاکٹروں اور اساتذہ نے اپنے آپ کو وقف کر دیا اور بعض نے تو اپنی معقول آمدنیوں کو لات مار کر معمولی مشاہرہ پر کام کرنا قبول کر لیا۔

(باقی)

روزنامہ الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جزائر ٹونگا کے بادشاہ کو تبلیغ اسلام

شاہ ٹونگا کی فجی میں آمد پر قرآن کریم کی پیشکش

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج جزائر فجی

عالمگیر مصلح کا ظہور

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ آج دنیا میں ہر طرف مادہ پرستی خود غرضی ظلم و تعدی اور نفسانی بے راہ روی اور ضلالت و گمراہی کا دور دورہ ہے مخلوق خدا کی اکثریت اپنے سچے اور حقیقی خالق و مالک کو فراموش کر چکی ہے مادہ پرستی آج اس قدر عام ہو چکی ہے کہ مذہب خدا اور حیاۃ اُخروی وغیرہ عقائد و تصورات کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور انہیں محض رجعت پسندی قرار دیکر پس پشت ڈال دیا گیا ہے یورپ کے اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دُنیا کا اگر کوئی خدا تھا بھی تو اب وہ مر چکا ہے۔ ایسے حالات میں ضروری تھا کہ اس دُنیا کا رحیم و کریم خدا خاموش نہ رہتا اور دُنیا کی رہنمائی اور اس عالمگیر ظلمت کو دُور کرنے کے لئے کوئی نور آسمان سے نازل فرماتا سو خاکسار آپ کو بشارت دیتا ہے کہ وہ نور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بزرگ اور فرزند جلیل کی عظیم شخصیت میں ظاہر ہو چکا ہے اور وہ ہماری جماعت کے بانی حضرت احمد علیہ السلام ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"خدا نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ
میں حق و راستی اور حقیقی ایمان کو
جو صفحہ ہستی سے اٹھ چکا ہے دوبارہ
دُنیا میں واپس لاؤں اور خدا تعالیٰ
کی تائید و نصرت اور اسی کی دی
ہوئی توفیق سے تمام نسل انسانی
کو حقیقی نیکی تقویٰ اور معرفت الٰہی سے
آشنا کراؤں اور فاسد عقیدہ
اور بد اعمال کی بیخ کنی کروں"

(ریویو جلد ۲ ۱۹۰۳ء)

یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت احمد علیہ السلام نے دُنیا میں مبعوث ہو کر مذہب اسلام کی سچائی کو اس زمانے کے حالات اور علوم حاضرہ کی روشنی میں روز روشن کی طرح ثابت کر دیا ہے اور ہزاروں دلائل و معجزات اور کرامات اور نشانات باہرہ سے آپ نے یہ امر ناقابل انکار طور پر واضح کر دیا ہے کہ اسلام کا خدا ایک ایسا قادر و قیوم اور زندہ خدا ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا جس کا نہ کوئی باپ ہے نہ بیٹا اور جس پر ایک لمحہ کے لئے بھی موت وارد نہیں ہو سکتی اور جو اپنے بندوں کی پکار اور دعائیں اب بھی ویسے ہی سنتا ہے جیسے وہ پہلے سنتا بولتا اور جواب دیتا تھا۔

قرآن کریم کی تعلیم

قرآن کریم کی تعلیم کی رو سے ہم مسلمان اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث شدہ تمام نبیوں اور رسولوں پر ایمان لاتے اور ان کی توقیر و تکریم کرتے ہیں۔ بلکہ ان میں سے کسی ایک کا انکار بھی ہمیں اسلام کے دائرہ سے خارج کر دیتا ہے اس لحاظ سے ہم حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم مرتبہ رسول تسلیم کرتے ہیں۔ حضرت مسیح ناصری اور ان کی والدہ مریم دونوں کا تفصیلی ذکر قرآن کریم میں موجود ہے جہاں دونوں کو اللہ تعالیٰ کے پیارے اور برگزیدہ قرار دیا گیا ہے اور یہود کی طرف سے عائد کردہ تمام الزامات سے انہیں بادلائل بری قرار دیا گیا ہے بلکہ آپ یہ سن کر شاید حیران ہوں گے کہ قرآن کریم میں حضرت مسیح ناصری اور ان کی والدہ کی بائیبل کے بیان سے کہیں زیادہ تعظیم و تکریم کی گئی ہے اور ان کی زندگی کے حالات ایسے طور پر بیان کئے گئے ہیں کہ ہر پڑھنے والا انہیں خدا تعالیٰ کے مقدس اور پیارے بندے یقین کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ درآنحالیکہ بائیبل ان کی طرف ایسی باتیں اور افعال منسوب کرتی ہے جو ایک خدا رسیدہ انسان کی شان کے قطعاً منافی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئی

بائیبل میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی جملہ پیشگوئیوں میں سے ان کے بعد ایک اور بہت بڑے نبی کے آنے کی پیشگوئی بھی ہے۔ چنانچہ یوحنا باب ۱۶ میں حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے بعد جس مددگار اور سچائی کی روح کے آنے کی خبر دی ہے وہ روح حق پیشگوئی کے عین مطابق حضرت مسیح سے چھ سو سال بعد حضرت بانی اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں عرب میں ظاہر ہوئے اور ان پر وہ تمام علامتیں بعینہٖ صادق آتی ہیں جو اس پیشگوئی میں مذکور ہیں تفصیل بیان کرنے کی اس وقت گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے میں صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ اگر آپ "روح حق" اور "مددگار" اور "سچائی کی روح" کے ظہور کی پیشگوئی پر خدا ترسی سے غیر جانبدارانہ طور پر غور کریں گے تو آپ پر عیاں ہو جائے گا کہ اس پیشگوئی کے مصداق سوائے حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی نہیں ہے۔

اسلام قبول کرنے کی دعوت

آخر میں ہم آپ سے اور ملکہ محترمہ سے پھر باادب عرض کرتے ہیں کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعاوی اور تعلیم کا سنجیدگی سے مطالعہ فرمائیں اور صداقت کو پا کر اسے قبول کرنے کی سعادت پائیں۔ تا کہ آپ نہ صرف اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچ جائیں بلکہ اسکی رضا کی راہوں پر چلکر اسے ہمیشہ کیلئے راضی کر لیں ایک دانشور انسان اپنی اخروی اور روحانی زندگی کے بارے میں کبھی غفلت اور کوتاہی سے کام نہیں لے سکتا۔ کیونکہ انسانی روح کی مخفی صلاحیتوں اور خوبیوں کو برقرار رکھنے انہیں اجاگر کرنے اور ابدی زندگی حاصل کرنے کے لئے آسمانی اور روحانی غذا انتہائی ضروری ہے اسی لئے حضرت مسیح ناصری نے فرمایا ہے۔

"آدمی صرف روٹی سے ہی جیتا
نہ رہے گا۔ بلکہ ہر بات سے
جو خدا کے منہ سے نکلتی ہے
وہ جیئے گا۔"

آپ اس حقیقت سے خوب واقف ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نظروں میں انسانیت کے اور اس کے اپنے حقوق کی ادائیگی کے لحاظ سے سب انسان برابر اور ایک جیسے ہیں اور اس لحاظ سے ایک بادشاہ اور اس کی رعایا امیر اور غریب آقا اور خادم سب مساوی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی ابدی ہدایت اور اس کے فضل و کرم کے آپ بھی اسی طرح محتاج ہیں جس طرح کہ ایک عام انسان محتاج ہے خدا تعالیٰ نے آپ کے عظیم ملک کا تاج آپ کے سر پر رکھکر آپ پر بہت بڑا احسان فرمایا ہے۔ جس کا ہمیشہ شکریہ ادا کرنا آپ پر ہر دم واجب ہے اور اس کی سچی تعلیم پر عمل کرنے کی ذمہ داری اس لحاظ سے آپ پر بہت بڑی ہے کہ آپ بطور بادشاہ دینی اور اخلاقی لحاظ سے اپنی تمام رعایا کے لئے ایک نمونہ ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ

جیسا کہ پہلے آپ سے عرض کر چکا ہوں اسلام کا سب سے بڑا معجزہ اور اس کی سچائی کا سب سے بڑا ثبوت خود قرآن کریم ہے جو نہ صرف زبان کے لحاظ سے عظیم الشان معجزہ ہے بلکہ اس میں مذکورہ تعلیم اور احکام و قوانین بھی ایسے عالمگیر معقول اور جامع ہیں جن کی فوقیت سے انکار کرنا انصاف کا خون کرنا ہوگا۔ قرآن کریم کی مساوات اور سادگی کی تعلیم اور نسلی اور قومی اور رنگت وغیرہ کے اختلافات کے باوجود آپس میں محبت و ہمدردی اخوت اور تعاون کے ساتھ رہنے کے اصول نیز سود اور شراب وغیرہ کی حرمت اسی طرح تعدد ازدواج طلاق ترکہ اور سوشل گھریلو اور ملکی امور وغیرہ کے بارے میں قرآن کریم نے انسان کی ایسی صحیح رہنمائی کی ہے اور ایسے قواعد و ضوابط اللہ تعالیٰ نے اس میں پیش کئے ہیں جن کی فضیلت عقلمند اور انصاف پسند لوگ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتے اور جنہیں اب مغربی اقوام نے بھی اپنانا شروع کر دیا ہے اور وہ دن دور نہیں جبکہ اسلام کے سورج کا اپنی تمام شان کے ساتھ مغرب سے طلوع ہوگا اور مغربی اقوام اسلام قبول کرنے میں ہی اپنی سعادت اور نجات سمجھنے لگیں گی۔

دنیا کی موجودہ حالت

جیسا کہ آپ بھی دیکھ رہے ہیں آج دنیا کی قومیں ہلاکت اور تباہی کے گڑھے پر کھڑی ہیں دنیا کی بڑی قومیں آج دو بڑے دشمن اور ایک دوسرے کے مخالف کیمپوں میں بٹی ہوئی ہیں جن میں سے ہر ایک نہایت ہلاکت آفرین اور تباہ کن ہتھیاروں سے لیس ہے اور دونوں مخالف کیمپ کو ہلاک کر کے خالی کر دینے کے منصوبے اور سامان تیار کر چکے ہیں ان کے باہمی تصادم سے کسی وقت بھی تمام بنی نوع انسان تباہی کا شکار بن سکتی ہے۔ پس بنی نوع انسان کے لئے اب بھی وقت ہے کہ توبہ کرکے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چل کر اپنا بچاؤ کر لیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا کرے کہ ہم سچی توبہ کرکے اور حق کو قبول کرکے ایسے طور پر زندگی بسر کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائے اور ہم اس سے راضی ہو جائیں۔
اللّٰھم آمین یا رب العالمین۔

(خاکسار آپکا خیر خواہ محمد صدیق امرتسری
پریذیڈنٹ اور مبلغ انچارج جماعت احمدیہ فجی)

ہمارے ایڈریس کا جواب

ہمارا یہ تبلیغی ایڈریس سننے اور قرآن کریم و دیگر کتب احتراماً کھڑے ہو کر وصول کرنے کے بعد الملک نے جواب میں فرمایا:۔

"میں آپ کے اس دلچسپ ایڈریس اور قرآن کریم اور دیگر مقدس تحائف مجھے پیش کرنے پر آپ کی جماعت کے ممبران کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

مجھے عمر بھر کبھی قرآن کریم دیکھنے کا موقع ملا نہ پڑھنے کا میری بڑی خواہش تھی کہ میں قرآن کریم کا مطالعہ کروں۔ مگر اسے حاصل کرنے کا کوئی موقع نہ آ سکا اب جب کہ آپ کی طرف سے یہ آسمانی تحائف

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے زمیندار اور مزارع حضرات توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:
"زمینداروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے کھیتوں میں جا کر ضرور دعا کیا کریں۔ اور خصوصاً وہ دعا جو قرآن کریم نے سکھائی ہے کہ ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ یہ دعا جو قرآن کریم میں آتی ہے جو زمینداروں اور باغوں کے مالکوں کی دعا ہے۔ اگر آپ یہ دعا کریں تو اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ وہ آپ کے مال میں برکت دے آپ کی قربانیوں میں بھی برکت دے اور آپ کی اولاد میں بھی برکت دے ساری برکتوں سے آپ مالا مال ہو جائیں۔

ہمارے زمیندار اور مزارع حضرات کو چاہیئے کہ وہ ابھی سے اپنے کھیتوں میں جا کر مذکورہ بالا دعا اللہ تعالیٰ سے مانگا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی فصلوں اور نفوس میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈالے اور اس برکت کے نتیجہ میں آپ اپنی پاک کمائی میں سے تحریک جدید کی تمام مالی تحریکات اشاعت اسلام۔ تراجم قرآن مجید اور تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان میں ضرور حصہ لیں۔ اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی ساری برکتوں سے آپ مالا مال ہو جائیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

میعاد کے اندر وعدہ جات تحریک جدید کی سو فیصد کی ادائیگی کرنے والی جماعتیں

تحریک جدید کے سال ۷۲-۷۱ کے وعدہ جات کی ادائیگی جن جماعتوں نے میعاد کے اندر کردی ہے ان کے اسماء بغرض دعا درج ذیل کئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے مجاہدین اور عہدیداران کو اجر عظیم سے نوازے۔ آمین:-

ضلع جھنگ: جھنگ صدر۔ چک ۲۲۵۔ بیلو وال سیداں چک ۷۰۔ ۳۰۶۔ جاہ لڈیانہ

لائل پور:- پیر محل۔ جڑانوالہ۔ چک جھمرہ۔ سمندری۔ گوجرہ۔ ماموں کانجن چک ۲۶-۲۵ گ ب، چک ۵۶ ر گ ب چک ۵۸ نکرہ چک ۶۰ کھیم سنگھ چک ۸۴ سر شمیر رڈ چک ۱۹ ہرنن۔ چک ۱۲۷ ر ب بہلول پور۔ چک ۲۸۳ ج ب چک ۲۸۷ پلاسور۔ چک ۲۹۶ جھانگیرہ چک ۳۱۲ کھوڑوال چک ۳۳۲ دھنی دیو۔ چک ۱۱۶ سوڈھی، چک ۴۴ ٹھٹھہ کالو۔

ضلع سرگودھا: اور گجر بھلوال۔ بھلوال۔ تخت ہزارہ۔ ٹھٹھہ جوئیہ۔ دودہ۔ ساہیوال۔ گھوگھیاٹ میانی۔ مچھرکہ۔ مڈھ رانجھا۔ چک ۳۵ جنوبی۔ چک ۳۵ شمالی۔ چک ۸۷ جنوبی۔ چک ۹۸ شمالی۔ بھابڑہ۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

گمشدہ گھڑی!

میری کلائی گھڑی کبھی ۲۵-۲-۷۲ کو بروز جمعہ جو میں نے وضو کرنے کی غرض سے مسجد مبارک کی اندرونی ٹینکی پر رکھی تھی گم ہو گئی ہے جس صاحب کو ملے مہربانی فرما کر خاکسار کو پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔
(افضال احمد باجوہ کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ)

دعائے نعم البدل

میرے چھوٹے بھائی ارشد اللہ بھٹی اوورسیر محکمہ انہار شیخوپورہ کا چھوٹا بچہ شاھد محمود بعمر ۳ ماہ مورخہ ۱-۳-۷۲ کو قضائے الٰہی سے وفات پا گیا ہے تمام احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا کرے اور نعم البدل عطا فرمائے۔
(مقبول احمد بھٹی۔ میانوالی)

باجلاس جناب چوہدری امتیاز احمد اسامی صاحب
۳ A کلکٹر چنیوٹ

بمقدمہ محمد شاہ، احمد شاہ۔ وغیرہ بنام غلام شاہ ولد بھگن شاہ سنکوکارہ سکنہ ہرسہ شیخ۔ گوکل چند ولد دیوان چند ذات ... سکنہ ... حال ... مقیم۔

دعویٰ فک الرہن اراضی

موضع ہرسہ شیخ

مقدمہ مندرجہ عنوان الصدر میں فریق ثانی کو بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ فریق اول نے ان کے خلاف دعویٰ عدالت ہذا میں دائر کر رکھا ہے جس کی آئندہ تاریخ مورخہ ۳-۲-۷۲ مقرر ہے لہٰذا آپ اصالتاً یا وکالتاً حسب صورت میں بھی ہو حاضر اجلاس آ دیں بصورت عدم تعمیل کی صورت میں ان کے خلاف کارروائی حسب ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔

۱۵-۲-۷۲ — **کلکٹر چنیوٹ**

شکریہ احباب و عاجزانہ درخواست دعا

میرے خاوند محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر سابق ایڈیٹر الفضل کی وفات کے موقع پر بہت سے احباب جماعت نے جس محبت اور ہمدردی سے تعزیت فرمائی ہے میں ان سب کی ممنون ہوں۔ بہت سے احباب نے بذریعہ تار و خطوط ہمدردی کا اظہار فرمایا اور اکثر نے غریب خانہ پر تشریف لا کر تعزیت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے آمین۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے متعدد بار تنویر صاحب کی علالت کے دوران آدمی بھجوا کر ان کی صحت دریافت فرمائی اور ہمیں اپنی محبت بھری دعاؤں سے نوازا۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ اور محترمہ بیگم صاحبہ میاں عبدالرحیم احمد صاحب نے ازراہ شفقت و محبت گھر تشریف لا کر تعزیت فرمائی اسی طرح بہت سے افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گھر تشریف لا کر تعزیت فرمائی۔ اور مجھے حوصلہ دیا۔ تاکہ یہ غم برداشت ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اور دوسرے اہالیان ربوہ کو جزائے خیر دے۔

عملہ فضل عمر ہسپتال نے بھی ہر طرح مکرم تنویر صاحب کا خیال رکھا صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے علاج میں ذاتی دلچسپی لی۔ ڈاکٹر عزیز احمد صاحب چوہدری نے دن رات ایک کیا ہر دو گھنٹے بعد تشریف لاتے تھے اور علاج کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب احباب کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ عملہ ادارہ الفضل نے بھی تنویر صاحب کا ہر طرح خیال رکھا اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔

آخر میں درخواست ہے کہ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ محترم تنویر صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور میرا اور میرے بچوں کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ (امۃ الغنی اہلیہ شیخ روشن دین تنویر مرحوم)

درخواست ہائے دعا

۱۔ محترم ماسٹر محمد حیات صاحب پیرپرائٹر بیت اللباس ربوہ بیمار ہیں اور راولپنڈی میں گورنمنٹ سنٹرل ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ تمام احباب کرام سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد جمیل بیت اللباس گولبازار۔ ربوہ)

۲۔ خاکسار عنقریب وظیفہ کا امتحان دے رہا ہے جملہ احباب سے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (محمد اعظم گوجر چک ۷۶ گ ب۔ لائل پور)

۳۔ خاکسار کا بھانجا محمد نصراللہ خان سکوٹر کے حادثہ میں سر میں چوٹ لگ جانے کی وجہ سے میو ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔
(عاشق محمد خان چک ۵۶ گ ب)

۴۔ محترم محمد امین صاحب نائب معلم وقف جدید جو ضلع تھرپارکر میں سلسلہ کی نہایت اخلاص سے کامیاب خدمات بجا لا رہے تھے سینہ میں درد کی وجہ سے شدید بیمار ہو گئے ہیں۔ تاحال بیماری کی ڈاکٹروں سے تشخیص نہیں ہو سکی احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (رانا سعید احمد نمازی شیخوپورہ ضلع شیخوپورہ)

۵۔ میرے بہنوئی برادرم نور محسن صاحب شاکر ڈسٹرکٹ انڈسٹریز حیدر آباد (سندھ) قریباً ڈیڑھ سال سے مسلسل بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں مکمل شفا عطا فرمائے اور ہماری پریشانیاں دور فرمائے (ذوالفقار احمد قیصر۔ ربوہ)

۶۔ میری بیوی ۲ ماہ سے بیمار چلی آتی ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ میری بیوی کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (شیخ عبدالسلام آئرن مرچنٹ کوٹ مومن ضلع سرگودھا)

۷۔ میری خالہ جان اہلیہ مولوی محمد نواز خان صاحب ککی سابق منیجر ورکس گورنمنٹ پرنٹنگ پریس کراچی کے پیٹ کا میجر اپریشن ہوا ہے جو کامیاب رہا احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (مسعود احمد فاروقی شاہدرہ ٹاؤن لاہور)

۸۔ مکرم چوہدری محمد اصغر صاحب بھوالی ریٹائرڈ وارنٹ آفیسر اور ان کے دو بھائی ایک سال سے ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں احباب جماعت باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔
(نثار احمد نسرا۔ سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ)

۹۔ خاکسار ورکس کے سلسلے میں پریشان ہے احمدی بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے
(انجنیئر محمود مجیب اصغر)

۱۰۔ بندہ جسمانی تکالیف اور مالی پریشانیوں کی وجہ سے بہت متفکر ہے۔ تمام بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے پریشانیوں اور مشکلات سے نجات کے لئے دعا کی درخواست ہے (مقبول احمد بھٹی میانوالی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کے اخلاق کی درستی کیلئے میانہ روی کی راہ اختیار کرنی چاہیئے

نہ اتنی سختی کرو کہ وہ کسی سے مل ہی نہ سکیں نہ اتنی آزادی دو کہ کوئی ان کی نگرانی ہی نہ کی جائے

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ)

"(بچوں کی اصلاح کے لئے) سب سے پہلا طریق وسطی اور میانہ روی ہے نہ تو بچے پر اتنی سختی کی جائے کہ اسے دوسرے بچوں سے ملنے کا موقع ہی نہ دیا جائے اور نہ اتنی نرمی کی جائے کہ وہ خواہ کچھ کرتا پھرے اس کی نگرانی نہ کی جائے اگر اسے دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلنے کودنے سے روک دیا جائے گا تو اس سے اس کے اخلاق درست نہیں ہو سکیں گے کیونکہ ایسی صورت میں وہ اس بات کے لئے تیار رہتا ہے کہ بدی اُس کے سامنے آئے اور وہ جھٹ اُسے قبول کرلے۔ کیونکہ بدی کا مقابلہ ارادہ کی قوت سے ہوتا ہے اور وہ اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتی جب تک بچہ اچھے اور بُرے دونوں قسم کے بچوں سے نہ ملے۔ جس بچے کو گھر میں بند رکھا جائے اور کسی سے ملنے نہ دیا جائے وہ پچاس برس کی عمر میں بھی لڑکا ہی رہے گا کیونکہ اس کی مثال اُس کانچ کے برتن کی سی ہوگی جسے ذرا ٹھوکر لگی اور وہ ٹوٹ گیا۔ جب بھی کوئی بدی اس کے سامنے آئے گی وہ مقابلہ نہیں کر سکے گا لیکن اگر وہ لوگوں سے ملتا رہے تو اس کے اندر شناخت پیدا ہو جاتی ہے کہ نیکی کیا ہے اور بدی کیا ہے۔ اس طرح اسے بدی سے بچنے کی طاقت حاصل ہو جاتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے جن بچوں کی ہمیشہ سختی کے ساتھ نگہداشت کی جاتی ہے وہ بہت کمزور ہوتے ہیں۔ اور وہ اگر نیکی بھی کرتے ہیں تو عادت کے ماتحت، نہ کہ بدی کے مقابلہ کی وجہ سے۔ یہی وجہ ہے کہ بدی کے پیش ہونے پر بہت جلد اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں اسی طرح جن کو بالکل آزاد چھوڑ دیا جاتا ہے اور کسی قسم کی نگرانی نہیں کی جاتی ان کی مثال ان بھیڑوں کی ہے جنہیں بھیڑیوں کے آگے چھوڑ دیا جائے اگر وہ بد اخلاقی سے بچے رہیں یا ان کی کسی طرح اصلاح ہو جائے تو اس میں ان کے ماں باپ کا کوئی حصہ نہیں ہوتا لیکن اگر وہ تباہ ہو جائیں اور ان کے اخلاق برباد ہو جائیں تو اس کے ذمہ دار ماں باپ ہوتے ہیں کیونکہ انہوں نے اپنے فرض کی ادائیگی سے غفلت کی اور اپنی اولاد کی کچھ نگرانی نہ کی۔ غرض بچوں کے اخلاق کی درستی میں میانہ روی اختیار کرنی چاہیئے۔ نہ اتنی سختی کرنی چاہیئے کہ وہ کسی سے مل ہی نہ سکیں اور نہ اتنی آزادی دینی چاہیئے کہ وہ جو چاہیں کرتے پھریں اور ان کی کوئی نگہداشت ہی نہ کی جائے۔"

(الازھار لذوات الخمار ص ۱۶۲،۱۶۶)

ضروری اعلان

تعلیم الاسلام کالج ربوہ اپنے مجلہ المنار میں تعلیم الاسلام کالج کے اُن فارغ التحصیل طلباء کے مختصر حالات شائع کر رہا ہے جنہوں نے پاک افواج میں شامل ہو کر گزشتہ جنگ میں قوم و ملک کی خدمات کا شرف حاصل کیا ہے۔ اس سلسلے میں اُن طلباء اور اُن کے اعزہ سے درخواست ہے کہ وہ اُن مجاہدین کے حالات اور ایک عدد فوٹو مندرجہ ذیل پتہ پر علی از جلد ارسال فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

مدیر المنار

تعلیم الاسلام کالج ربوہ

درخواست دعا

برادرم مکرم لیفٹیننٹ کرنل ملک بشارت احمد صاحب بیمار اور زخمی قیدیوں کے پہلے قافلے میں پاکستان واپس پہنچ گئے ان کی بائیں ٹانگ پر زخم ہے اور سی ایم ایچ راولپنڈی میں زیر علاج ہیں احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (شیخ مبارک احمد)

مجالس خدام الاحمدیہ اضلاع نوابشاہ و خیرپور کے قائدین کا ایک ضروری اجلاس

مجالس خدام الاحمدیہ اضلاع نواب شاہ و خیرپور کے قائدین کا ایک ضروری اجلاس مورخہ ۵ امان (مارچ ۱۹۷۲ء) بروز اتوار بوقت ۱۲ بجے دوپہر مسجد احمدیہ باندھی ضلع نواب شاہ میں منعقد ہوگا۔ تمام قائدین مجالس اضلاع نواب شاہ و خیرپور سے شمولیت کی درخواست ہے۔

(شریف احمد دیڑھدی قائد خدام الاحمدیہ علاقہ خیرپور)

دعائے مغفرت

مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب مولوی فاضل پسر حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ مورخہ ۷۲/۲/۲۴ کو وفات پا گئے۔ إنا للہ وإنا إلیہ راجعون۔

ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ نوازش ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جنازہ میں احباب بکثرت شامل ہوئے چونکہ مولوی صاحب مرحوم کی وصیت نہ تھی اس لئے ان کی تدفین عام قبرستان میں ہوئی۔

یاد رہے کہ سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مولوی عبدالرحیم صاحب کی درخواست بیان کو ۱۹۶۱ء میں ازراہ شفقت معافی عطا فرما دی تھی قبر مکمل ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔ احباب سے مکرم مولوی صاحب مرحوم کی مغفرت کے لئے درخواست دعا ہے۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۲۸ فروری۔ آج تیسرے پہر (پاکستانی وقت کے مطابق) تین بجے صدر نکسن چین کے تاریخی دورہ کے بعد واپس وطن پہنچ گئے۔ آپ کا طیارہ الاسکا کے ہوائی اڈہ پر اترا۔ چین سے روانہ ہونے سے پہلے صدر نکسن اور مسٹر ولیم راجرز وزیر خارجہ نے پھر چینی لیڈروں سے بات چیت کی۔

ٹوکیو ۲۸ فروری۔ جاپان کے وزیر اعظم ساتو نے امریکہ اور چین کے مشترکہ بیان پر خوشی کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ تائیوان بہرحال چین کا ایک حصہ ہے۔ ملائشیا کے وزیر اعظم تن عبدالرزاق نے بھی امریکہ اور چین کی مفاہمت کا خیر مقدم کیا ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ مشترکہ اعلامیہ اس خلیج کو پاٹنے کے لئے پہلا قدم ثابت ہوگا جو طویل عرصہ سے امریکہ اور چین کے درمیان حائل تھی۔

اسلام آباد ۲۸ فروری۔ صدر بھٹو نے آج راولپنڈی کے کمبائنڈ ملٹری ہسپتال میں ان بیمار اور زخمی پاکستانی فوجیوں سے ملاقات کی جو حال ہی میں بھارت کی قید سے رہا ہو کر وطن پہنچے ہیں۔ جب فوجیوں نے اچانک صدر کو اپنے درمیان پایا تو شدت جذبات سے ان پر رقت طاری ہو گئی۔ صدر نے فرداً فرداً سب سے ملاقات کی اور بتایا کہ آپ کی بہادری اور قربانی ہمارے لئے باعث فخر ہے۔

اقوام متحدہ ۲۸ فروری۔ سلامتی کونسل نے متفقہ طور پر لبنان پر اسرائیل کے حملوں کی مذمت کرتے ہوئے اس سے مطالبہ کیا کہ وہ فوراً اپنی فوجیں لبنان سے نکال لے اور آئندہ کے لئے ایسی حرکات سے باز رہے۔ ادھر ابھی تک اسرائیل کی طرف سے لبنان پر حملے جاری ہیں۔ اس نے لبنان کے پانچ قصبات پر قبضہ کر رکھا ہے۔

لاہور ۲۸ فروری۔ پولیس کے ملازمین نے پنجاب میں جو ہڑتال کر رکھی تھی وہ چار روز تک جاری رہ کر آج ختم ہو گئی اور ملازمین اپنی اپنی ڈیوٹیوں پر پہنچ رہے ہیں

اسلام آباد ۲۸ فروری۔ حکومت پاکستان نے اپنے نان گزیٹڈ ملازمین کی بنیادی تنخواہوں میں ۱۰ سے ۴۰ فیصد تک اضافہ کر دیا ہے حکومت نے ۱۵ قومی پے سکیل قائم کئے ہیں کم از کم بنیادی تنخواہ ۱۰۰ روپے ہوگی۔ پانچ سو سے کم تنخواہ پانے والے ملازمین کے بچوں کی میٹرک تک کی فیس حکومت ادا کرے گی اس کا اطلاق مغربی پاکستان کے تمام صوبوں اور پولیس ملازمین پر بھی ہوگا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴